

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اداریہ

موجودہ حالات میں قرآن کی تعلیم کیسے عام کی جائے

ظفر الاسلام اصلاحی

قرآن کریم سرچشمہ رشد و ہدایت ہے۔ اس کتابِ عظیم نے خود اپنے جو اوصاف بیان کیے ہیں ان میں سب سے نمایاں وصف یہ ہے کہ یہ سارے انسانوں کے لئے رہنمائی کا ذریعہ ہے، ہدایت کی کھلی ہوئی نشانیاں اس میں موجود ہیں اور حق و باطل کی سب سے عمدہ کسوٹی بھی یہی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

شهر رمضان الذى انزل فيه القرآن هدى للناس وبينت من
الهدى والفرقان. (البقرہ۔ ۱۸۵)

اس آیت کریمہ سے یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ قرآن کریم کسی خاص فرد قوم یا کسی مخصوص علاقہ کے لوگوں کے لئے ہادی و رہنما نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لئے یہ وسیلہ ہدایت و نصیحت ہے۔ اسی حقیقت کی وضاحت قرآن کے ان الفاظ میں ملتا ہے۔

هذا بصائر للناس وهدى ورحمة لقوم يوقنون“ (الجاثیہ / ۲۰)
(یہ بصیرت کی روشنیاں ہیں سب کے لئے اور ہدایت و رحمت ان لوگوں
کے لئے جو یقین لائیں)

ان هو الا ذكر للعلمين“ (ص / ۸۷)

(یہ تو بس تمام دنیا والوں کے لئے ایک یاد دہانی ہے)

اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ سیدھا راستہ (صراط

مستقیم) دکھاتی ہے جسے اختیار کرنے میں نجاتِ اخروی و راحتِ ابدی ہے۔ یہ وہ عظیم ترین ہدایت نامہ ہے جو ضلالت و گمراہی کی تاریکی سے نکال کر رشد و ہدایت کی روشنی تک پہنچانے والا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

”ان هذا القرآن يهدي للتي هي اقوم ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصلح ان لهم اجرا كبيرا“ (بنی اسرائیل / ۹)

(حقیقت یہ ہے کہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔ جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انھیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بڑا اجر ہے)

الراکتان انزلناه اليك لتخرج المناس من الظلمت الى النور“ (ابراہیم / ۱-۲)

(الراہ یہ کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف اس لئے اتاری ہے کہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاؤ)

در اصل یہی وہ نسخہِ کیمیا ہے جس میں انسان کے قلبی امراض کا علاج ہے اور اس میں ان کے لئے شفا، کلی کا سامان دستیاب ہے۔ اللہ رب العزت نے صاف صاف اعلان فرمایا۔

”ياايها الناس قد جاء تكم موعظة من ربكم وشفاء لما فى الصدور وهدى ورحمة للمؤمنين“ (یونس / ۵۷)

(اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور مومنین کے لئے رہنمائی و رحمت ہے)

یہاں اس جانب اشارہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم سارے انسانوں کے لئے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ اس میں پورے عالم کے لئے ہدایت کا سامان موجود ہے لیکن اس کے انوار و برکات سے اصلاً وہی لوگ مستفیض ہوتے ہیں جو خلوص و خشیتِ الہی سے معمور ہوتے ہیں۔ اس کے علوم و معارف کے خزانہ سے صحیح معنوں میں وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو صدقِ دل سے اس کتاب کو سمجھنا

چاہتے ہیں اور دل کی گہرائیوں سے اس کی تعلیمات و ہدایات قبول کرنے کی خواہش رکھتے ہیں، ان آیات میں یہی حقیقت بیان کی گئی ہے:

ان هو الا ذکر للعلمین لمن شاء منکم ان یتقیم (التکویر / ۲۷-۲۸)

(یہ تو سارے جہاں والوں کے لئے ایک نصیحت ہے تم میں سے ہر اس شخص کے لئے جو راہ راست پر چلنا چاہتا ہو)

قرآن کریم نے ایسے لوگوں کو متقین و محسنین سے تعبیر کیا ہے

الم ذلک الكتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین (البقرہ / ۲-۱)

(الم۔ یہ کتاب الہی ہے اس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے اللہ سے ڈرنے

والوں کے لئے)

تلك آیات الكتاب الحكیم ہدی ورحمة للمحسنین (لقمان / ۱-۳)

(الم۔ یہ پُر حکمت کتاب کی آیات ہیں۔ ہدایت و رحمت ہیں نیکو کاروں کے لئے)

رہا یہ مسئلہ کہ اس نسخہ کیمیا سے فائدہ اٹھانے کے لئے کیا ظاہری تدابیر اختیار کی جائیں اور اس کتاب عزیز و عظیم کے معانی و مطالب کو کیسے گرفت میں لایا جائے۔ اسکی مثالی صورت تو یہ ہے کہ عربی زبان میں مہارت پیدا کی جائے اور علوم اسلامیہ بالخصوص علم قرآن پر عبور حاصل کیا جائے، ظاہر ہے کہ ان تعلیمی مراحل سے گذرنا ہر شخص کے لئے آسان نہیں ہے اور سچ پوچھئے تو سب کو اس کا مکلف بھی نہیں بنایا جاسکتا، دوسری صورت یہ ہے کہ کسی بھی زبان کی اتنی صلاحیت پیدا کی جائے کہ ترجمہ و تفسیر کے ذریعہ قرآن سے استفادہ ممکن ہو سکے، اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب کسی بھی زبان میں قرآن کریم کے تراجم کی کمی نہیں ہے ایک جائزہ کے مطابق اب تک دنیا کی ۶۵ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں اس سے اہم یہ کہ اردو و فارسی کے علاوہ دوسری زبانوں (بالخصوص یورپین) میں ترجمہ کرنے والے پہلے عموماً غیر مسلم مستشرقین تھے، بحمد اللہ اب عالمی زبانوں میں مترجمین قرآن کی حیثیت سے مسلمانوں کی کاوشیں بھی نمایاں ہو رہی ہیں اور

قرآن کریم کے تراجم کے ساتھ ساتھ مختلف زبانوں میں تفاسیر کے ترجمے بھی منظر عام پر آ رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں مجمع الملک فہد لطیفہ المصحف الشریف، مدینہ منورہ اور اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر (برطانیہ) کی خدمات قابل تحسین ہیں۔

ترجمہ و تفسیر کے ذریعہ قرآن کریم کو سمجھتے وقت یقینی طور پر بہت سے اشکالات پیدا ہوں گے، پیچیدہ مباحث سامنے آئیں گے، بعض مقامات پر زبان و بیان کی دشواریاں حائل ہوں گی۔ ان مواقع پر بلاشبہ کسی عالم یا ماہر قرآن کا تعاون درکار ہوگا۔ مطالعہ قرآن کے شائقین کے لئے اسمیں تکلف و تساہلی کسی صورت میں مناسب نہ ہوگی۔ یہاں یہ واضح رہے کہ ایک طالب علم و اسکالر یا محقق و مصنف یا عام قاری کی حیثیت سے جب بھی کسی کو کوئی کتاب (خواہ کسی زبان میں ہو) یا اس کے کسی بحث کو سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے تو بلا تکلف اس کتاب کی زبان کے ماہر اور بعض اوقات نفس موضوع کے متخصص سے بھی رجوع کرتے ہیں اور اسکی مدد سے مشکل مقامات اور پیچیدہ مباحث کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو پھر اس کتاب کو سمجھنے میں تکلف تساہلی ناقابل فہم ہے جو ہمارے سارے دکھوں کا درماں ہے اور دونوں جہاں میں ہماری فوز و فلاح کی ضامن ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ آس پاس اگر کہیں درس قرآن کا پروگرام منعقد ہوتا ہو تو اسمیں شرکت کو معمول بنایا جائے اور وعظ و نصیحت کی مجالس میں شریک ہونے کا اہتمام کیا جائے خاص طور سے ان مجالس میں جن میں اسلامی تعلیمات و احکام کو قرآن و سنت کی روشنی میں واضح کیا جاتا ہو۔ اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ مجالس قرآنی تعلیمات کی اشاعت کا ایک موثر ذریعہ بنتی ہیں، قرآن سمجھنے کی کوششوں کو پروان چڑھاتی ہیں اور اس کتاب عظیم سے تعلق مضبوط کرنے میں بہت مدد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔

یہاں اس جانب بھی اشارہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ و تفسیر کی مدد سے از خود قرآن سمجھنے کے سلسلہ میں عام طور پر دو خدشات ظاہر کیے جاتے ہیں۔ اول یہ کہ جو لوگ عربی زبان سے بخوبی واقف نہ ہوں، قرآن، حدیث و فقہ پر گہری

نظر نہ رکھتے ہوں یا معروف اصطلاح میں عالم و فاضل نہ ہوں تو ان کے لئے قرآن کا ترجمہ و تفسیر پڑھنا مناسب نہیں ہے دوسرے یہ کہ جو لوگ عربی زبان و علوم اسلامیہ سے بے بہرہ ہیں یعنی عام پڑھے لکھے لوگ اگر قرآن کا ترجمہ و تفسیر پڑھیں گے اور از خود اسے سمجھنے کی کوشش کریں گے تو وہ بھٹک سکتے ہیں یا گمراہ ہو سکتے ہیں۔

اولین خدشہ کے سلسلہ میں سب سے پہلے یہ عرض ہے کہ عام طور پر دو باتوں کو ایک ساتھ گڈنڈیا خلط ملط کر دیا جاتا ہے۔ ایک ہے ترجمہ و تفسیر کی مدد سے اپنے طور پر قرآن کریم کے معنی و مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کرنا اور دوسری ہے قرآن کریم کے معنی و مفہوم کو لوگوں کے سامنے واضح کرنا یعنی قرآن کی تفسیر بیان کرنا یا درس قرآن دینا۔ جہاں تک اول الذکر کا تعلق ہے اس کے لئے عربی زبان سے گہری واقفیت یا دینی علوم پر عبور کی ضرورت نہیں۔ عام پڑھا لکھا آدمی بھی جس زبان سے واقف ہو وہ اس میں قرآن کے ترجمہ و تفسیر کا مطالعہ اور اس کے توسط سے کتاب الہی سے استفادہ کر سکتا ہے۔ اس میں کوئی حرج یا قباحت نہیں ہے۔ یہ بات محتاج بیان نہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر یہ فرمایا ہے کہ یہ کتاب سارے انسانوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے بلکہ اس کے نزول کا مقصد ہی یہ واضح کیا ہے کہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں روزمرہ زندگی میں اسے رہنما بنائیں اور حق و باطل میں تمیز کے لئے اسی کو کسوٹی کے طور پر استعمال کریں۔ مزید براں قرآن میں جگہ جگہ اس کی آیات میں غور و فکر کرنے اور ان کے معنی و مفہوم کو سمجھنے کی کوشش پر ابھارا گیا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ نزول قرآن کا بنیادی مقصد کیسے پورا ہو سکتا ہے اگر اسکے معانی و مطالب کو سمجھنے کی کوشش اور اس سے براہ راست استفادہ صرف علماء و فضلاء یا فارغین مدارس تک محدود کر دیا جائے۔ قرآن تو یہ چاہتا ہے کہ اس کا فیض عام ہو، اس کا پیغام ساری دنیا میں پھیلے اور ہر شخص اس سے نصیحت و عبرت حاصل کرے اور ہم ہیں کہ اس سے استفادہ کا دروازہ تنگ کرتے جا رہے ہیں اور اس سے کسب فیض کا دائرہ محدود کرتے جا رہے

ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ جب دوسری زبانوں میں ترجمہ قرآن کا مسئلہ غیر ضروری طور پر موضوع بحث بنا ہوا تھا اور اس ضمن میں بڑی بڑی موشگافیاں سامنے آئی تھیں، جیسا کہ اکمل الدین احسان اوغلو کی مرتبہ ”تراجم قرآن کی عالمی بیلوگرانی“ (اشتنبول، ۱۹۸۶ء) کے مقدمہ اور پروفیسر نذیر احمد کے مقالہ ”فارسی کی قدیم ترین تفسیر یعنی تفسیر طبری“ (تحقیقات اسلامی، ۳۲ جولائی۔ ستمبر ۱۹۸۳ء، ص ۸-۳۱) میں اسکی کچھ تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔ اب جب کہ ماشاء اللہ کسی زبان میں تراجم قرآن کی کمی نہیں تو ان سے استفادہ موضوع بحث بنا ہوا ہے۔

اس حقیقت سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا کہ عربی زبان و ادب اور دینی علوم سے گہری واقفیت کے بغیر قرآن کا مطالعہ کرنے یا ترجمہ و تفسیر پڑھنے میں مشکل مباحث کا سامنا ہوگا، زبان و بیان، امثال و اقسام، شان نزول و ربط آیات کے مسائل درپیش ہوں گے، بہت سے مقامات پر تاریخ، جغرافیہ، آثار قدیمہ و سائنسی علوم سے متعلق سوالات پیدا ہوں گے۔ لیکن اول تو یہ بات بھی بھولنی نہیں چاہئے کہ قرآن کا مطالعہ کرتے وقت ہر مقام پر ایسے مسائل کا سامنا نہ ہوگا دوسرے شہروں و قصبوں بلکہ دیہی علاقوں میں بھی ایسے علماء کی کمی نہیں ہے جن سے ان مسائل کے حل کے لئے رجوع کیا جاسکے۔ تیسرے مشکل مسائل سے تعرض کیے بغیر روزمرہ زندگی سے متعلق قرآن کریم کی اصولی ہدایات و تعلیمات کو باسانی سمجھا جاسکتا ہے اور ان سے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے، عقائد و عبادات سے متعلق قرآن کی جو واضح تعلیمات ہیں، سماجی زندگی بالخصوص والدین، پڑوسی، اعزہ و اقارب، غرباء و مساکین سے سلوک کے باب میں اس کتاب عظیم کی جو روشن ہدایات ہیں، مال کے حصول و خرچ، باہمی لین دین اور دوسروں سے اقتصادی معاملات کے بارے میں قرآن میں جو اصول بیان کیے گئے ہیں، غیر مسلموں، مخالفوں و دشمنوں کے ساتھ برتاؤ کے جو پیمانے مقرر کیے گئے ہیں اور سیاست و حکومت سے متعلق جو بنیادی ضوابط وضع کیے گئے ہیں ان میں کوئی پیچیدگی و ابہام

نہیں ہے اور ان کو سمجھنے میں عربی زبان و ادب اور علوم اسلامیہ میں عدم مہارت حائل نہیں ہو سکتی، غرض یہ کہ مذہبی و اخلاقی، سماجی و اقتصادی، سیاسی و انتظامی یا انفرادی و اجتماعی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق قرآن نے جو رہنما اصول بیان کیے ہیں انھیں کسی عالم کی مدد سے یا ترجمہ و تفسیر کے مطالعہ سے آسانی سمجھا جاسکتا ہے۔ مزید برآں یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ ذاتی مطالعہ یا ترجمہ و تفسیر پڑھ کر اگر پورا قرآن نہیں تو کم از کم اس کا کچھ حصہ سمجھا جاسکتا ہے۔ اس طور پر کوئی پچاس فیصد بھی نہیں بلکہ پچیس فیصد بھی سمجھ لے گا تو حقیقت یہ کہ یہ گھائے کا نہیں بلکہ سر اسر نفع کا سودا ہوگا، سچ تو یہ ہے کہ جو کوئی خلوص نیت و طلب صادق کے ساتھ اس راہ میں قدم رکھے گا وہ بہت جلد اس کے بہتر نتائج دیکھ لے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک بنیادی اصول یہ واضح فرمایا ہے۔

ومن يتق الله يجعل له من امره يسراً (الطلاق / ۴)

(اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لئے اس کے معاملہ میں آسانی پیدا کرے گا)

یہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز سے حقیقی استفادہ و طلب ہدایت کے لئے جو واحد شرط بیان کی ہے وہ ہے تقویٰ سے متصف ہونا، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے لئے فہم قرآن کی راہیں ہموار کر دیتا ہے اور ہدایت کے دروازے ان کے لئے کھول دیتا ہے۔

”هذا بيان للناس وهدى وموعظة للمتقين“ (آل عمران / ۱۸۳)

(یہ لوگوں کے لئے تنبیہ ہے اور ہدایت و نصیحت ہے تقویٰ والوں کے لئے)

ان سب سے اہم بات یہ کہ جو لوگ اس عظیم ترین ہدایت نامہ سے استفادہ کرنا یا نصیحت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو مخاطب کر کے اللہ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ ہم نے طلب نصیحت کے لئے قرآن کو سہل بنا دیا ہے۔ سورۃ القمر میں یہ آیت متعدد بار آئی ہے۔

”ولقد يسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر“ (القمر / ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳

(اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان بنا دیا ہے، کیا کوئی ہے نصیحت

قبول کرنے والا)

بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر کرتے وقت ان لوگوں سے اختلاف کیا ہے جنہوں نے اس آیت کی روشنی میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو سمجھنے و سمجھانے اور استفادہ کے لئے آسان بنا دیا ہے۔ ان مفسرین کی رائے میں اس آیت سے اصل مقصود یہ واضح کرنا ہے کہ نصیحت کا ایک ذریعہ عبرت ناک سزائیں ہیں جو پہلے نافرمان قوموں کو دی گئیں اور دوسرا ذریعہ قرآن ہے جو وعظ و تلقین اور دلائل کے ذریعہ سیدھا راستہ بتاتا ہے۔ پہلے کے مقابلہ میں نصیحت کا یہ ذریعہ زیادہ آسان ہے پھر ہم لوگ اس سے کیوں نہیں فائدہ اٹھاتے اور عذاب دیکھنے پر اصرار کرتے ہیں، یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جن آیات میں قرآن کریم میں غور فکر کرنے، اس سے نصیحت حاصل کرنے اور اس کے معارف و حکم سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب و تعلیم دی گئی ہے ان کے مخاطب کون لوگ ہیں کیا صرف علماء و ماہرین قرآنیات ہیں یا عام لوگ بھی، اگر عام لوگ بھی ہیں تو آخر وہ قرآن سے کس طرح نصیحت حاصل کریں گے اور ہدایت طلب کریں گے اگر ان کے لئے اس میں غور و فکر کرنے، اس کے معانی و مفہیم کو گرفت میں لانے اور اسے سمجھنے کی مختلف کوششوں کو صحیح نہ قرار دیا جائے۔

یہ بڑے عبرت کا مقام ہے لیکن ہے حقیقت کہ نزول قرآن کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کتاب سے اعراض کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

فاین تذبون ان هو الا ذکر للعلمین (الکوہر ۲۶-۲۷)

(تم کہاں بھاگے جا رہے ہو یہ (قرآن) تو ساری دنیا کے لوگوں کے لئے

نصیحت و یاد دہانی ہے)

اس آیت کے اصل مخاطب عہد نبوی کے کفار، مشرکین و اہل کتاب ہیں

لیکن موجودہ صورت حال میں یہ آیت کریمہ ہم سب مسلمانوں کو پکار پکار کر اپنی طرف

بلا رہی ہے اور قرآن سے استفادہ اور اس سے حصول رہنمائی کی دعوت دے رہی ہے۔

آخر میں اس امر کی جانب بھی اشارہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عام مسلمانوں میں قرآن سے جو غفلت و بے توجہی اور اس سے استفادہ میں تساہل پائی جاتی ہے وہ یقیناً تشویش ناک و افسوس ناک ہے لیکن اس کے ساتھ قرآن کی دعوت کو عام کرنے، اسکی تعلیمات و ہدایات سے لوگوں کو روشناس کرانے اور اس کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے کے بارے میں عام طور پر علماء کا جو رویہ پایا جاتا ہے وہ بھی کچھ کم افسوس ناک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنہیں علم قرآن سے نوازا ہے وہ خود غور کریں کہ وہ اس علم کی اشاعت کی کیا خدمت انجام دے رہے ہیں اور اس نعمت کا حق کس حد تک ادا کر رہے ہیں، جو لوگ دینی تعلیم کی دولت سے مالا مال ہیں وہ خود اپنا احتساب کریں کہ ان میں کتنے ہیں جو اپنے مقام پر درس قرآن کا اہتمام کرتے ہیں یا اپنی تقریری و تحریری صلاحیتوں کو قرآنی علوم کی ترویج کے لئے استعمال کر رہے ہیں، ماہرین قرآنیات میں کتنے ہیں جو دوسروں کو چھوڑ دیجئے خود اپنے گھر کے لوگوں کے سامنے و قافو قار و زمرہ زندگی سے متعلق قرآنی تعلیمات واضح کرتے ہیں۔ ان میں سے بیشتر سوالات کے جوابات غالباً تشفی بخش نہ ہوں گے۔ نامور مفکر و ممتاز مترجم قرآن شاہ ولی اللہ دہلوی (۱۸۰۳-۱۸۶۲ء) نے آج سے تقریباً ڈھائی سو سال قبل مسلم عوام و خواص میں قرآن سے جو بے توجہی پائی جاتی تھی اس کی عکاسی کرتے ہوئے فارسی ترجمہ قرآن کے مقدمہ میں انھوں فرمایا تھا کہ لوگ قرآن مجید کے بجائے شعر و شاعری اور تصوف کی کتابوں میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں، جس طرح مجلسوں میں پورے ذوق و شوق کے ساتھ مثنوی مولانا روم، گلستان سعدی، شیخ عطار کی منطق الطیر، مولانا جامی کی نجات الانس اور ابو نصر فارابی کے قصے پڑھے جاتے ہیں اگر اسی طرح اہل علم کی مجالس میں قرآن پڑھا جاتا اور اس کے افہام و تفہیم کی مصروفیت اختیار کی جاتی تو کتنا اچھا ہوتا، یہ تاثر خود ان کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:

”چنان کہ یاران سعادت مند مثنوی مولانا جلال الدین، گلستان شیخ سعدی و

منطق الطیر شیخ فرید الدین عطار و قصص فارابی و نجات مولانا عبدالرحمن و امثال آں نقل مجلس دارند چه باشد اگر این ترجمہ را بہماں اسلوب در میان آرند و حصہ از شغل خاطر بدارک آں نگارند اگر آں شغل با کلام اولیاء اللہ است این بر شغل کلام اللہ و اگر آں مواظظ حکیمان است این مواظظ احکم الحاکمین است (فتح الرحمن، بترجمہ القرآن، مخطوطہ مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، ورق ۳ ب)

اگر آج کے مسلم معاشرہ اور اسکی مجالس کا جائزہ لیا جائے تو کچھ ایسے ہی حالات نظر آئیں گے یہ اور بات ہے کہ بدلے ہوئے حالات میں کتاب خوانی و شعرو شاعری کی محافل تو تقریباً مفقود ہو گئی ہیں اور ان کی جگہ ٹی وی، کمپیوٹر، انٹرنٹ اور ای میل کی مصروفیات آگئی ہیں اور بیٹھک، چوپال اور ڈرائنگ روم میں حالات حاضرہ اور قومی و بین الاقوامی سیاست پر تہہ آرائی اور بحث و مباحثہ کاروانج بڑھتا جا رہا ہے۔ ان حالات میں قرآن کے پڑھنے پڑھانے، اس کی تعلیمات کی اشاعت اور اس کے افکار و تصورات پر مذاکرہ و مباحثہ میں جو دلچسپی کی کمی پائی جاتی ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ ہم سب کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ اس صورتحال کو کیسے تبدیل کیا جائے عام لوگوں کو کس طرح قرآن سے قریب لایا جائے، گھر گھر قرآن کی آواز کیسے پہنچائی جائے۔ روزمرہ زندگی کے بارے میں قرآنی تعلیمات و ہدایات سے لوگوں کو کیسے روشناس کرایا جائے۔ یہاں اس سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا کہ قرآن سے حصول رہنمائی اور اسے سمجھنے کی کوشش میں عام لوگوں میں بے توجہی ضرور پائی جاتی ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ قرآن کی طلب رکھتے ہیں۔ اس کی باتیں جب ان کے سامنے آتی ہیں تو وہ بڑے شوق سے سنتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اس کی تشنگی محسوس کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ بڑی حیرت سے پوچھتے ہیں کہ ”کیا یہ سب باتیں قرآن کی ہیں، ہمیں تو ان کا علم بالکل نہیں تھا“، لوگوں کی یہ طلب کیسے پوری کی جائے اور عام مسلمانوں کی اس تشنگی کو کیسے دور کیا جائے۔ یہ بڑا اہم و سنگین مسئلہ ہے جو علماء دین بالخصوص ماہرین قرآنیات کی توجہ کا طالب ہے۔

یہ صحیح ہے کہ مختلف مقامات پر وقتاً فوقتاً درس قرآن کی مجلسیں منعقد ہوتی رہتی ہیں اور بعض جگہوں پر درس قرآن کے باقاعدہ پروگرام ہفتہ وار منعقد کیے جاتے ہیں لیکن کم از کم علی گڑھ کی حد تک مشاہدہ یہ ہے کہ ان پروگراموں کا دائرہ خاصاً محدود ہوتا ہے اور ان میں کچھ مخصوص لوگ ہی شریک ہوتے ہیں، بلاشبہ ان مجالس میں کوئی بھی شریک ہو سکتا ہے ان سے استفادہ پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس انداز سے یہ پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں اس میں ان کی محدود نوعیت غالب رہتی ہے اور انکی حیثیت ایک عام پروگرام کی نہیں بن پاتی، دوسرے ان مجالس میں جس نچ سے درس دیا جاتا ہے اور تفسیر کے جو نکات زیر بحث آتے ہیں وہ عام لوگوں کی سطح سے بلند ہوتے ہیں۔ علی گڑھ یا دوسرے مقامات پر درس قرآن کے نام سے جو پروگرام جاری ہیں انکی افادیت سے انکار نہیں۔ موجودہ حالات میں یہ بھی بہت غنیمت ہیں، ان کے فوائد و ثمرات سامنے آتے رہتے ہیں، انہیں ہر حالت میں جاری رکھنا چاہئے۔ البتہ بہتر ہوگا کہ ان کا دائرہ وسیع کیا جائے اور درس کا ایسا انداز اختیار کیا جائے کہ عام لوگ یا کم پڑھے لکھے لوگ بھی ان سے مستفید ہو سکیں۔ ان دروس میں تفسیر کے دقیق مسائل اور فنی مباحث میں الجھنے کے بجائے سیدھے سادے انداز میں آیات کی تشریح و ترجمانی کی جانی چاہئے۔ ان آیات کی تفسیر میں کچھ زیادہ تفصیل سے کام لینا چاہئے جن میں عقیدہ کی درستگی فرانس کی پابندی، اعمال صالحہ کے اہتمام، اخلاق حسنہ سے آراستگی، معاملات کی صفائی اور لین دین میں دیانت داری پر زور دیا گیا ہے، اس نوع کے پروگراموں کو اس وجہ سے اور زیادہ وسعت دینے کی ضرورت ہے کہ پڑھنے کا شوق دن بہ دن گھٹتا جا رہا ہے۔ اس وضاحت کی چنداں حاجت نہیں کہ مختلف زبانوں میں قرآنیات پر کتابیں، رسالے اور مقالات و مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ انہیں لوگ پڑھتے ہیں اور ان سے سبق حاصل کرتے ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ اس طور پر کتنے لوگ قرآن کریم سے فائدہ اٹھاتے ہیں، ابلاغ کے جدید ترین ذرائع اور معلومات کی نئی نئی تکنیک اور اس کے وسیع تر نظام کے منفی اثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ

خواندگی کی عادت (Reading Habit) روز بروز کمزور ہوتی جا رہی ہے ، دوسرے مطالعہ و کتب نبی کا شوق رکھنے والوں میں بہت کم ایسے حضرات ہیں جو قرآنیات سے دلچسپی رکھتے ہیں یا تفسیر و علوم قرآنیہ سے متعلق کتابیں و رسائل پڑھنے کے لئے وقت فارغ کرتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ قرآن کے پیغام کو پھیلانے، لوگوں میں اسکی تعلیمات مشتہر کرنے اور اس سے ان کا تعلق مضبوط کرنے کے لئے مختلف ذرائع استعمال کیے جائیں، اس سلسلہ میں درج ذیل باتوں کی طرف توجہ دلانا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

(۱) گھر کے لوگوں کے سامنے روزانہ یا وقتاً فوقتاً قرآن کی چند آیتیں پڑھ کر ان کا معنی و مفہوم واضح کیا جائے اگر گھر میں کوئی اسکی صلاحیت نہ رکھتا ہو تو ترجمہ و تفسیر کی مدد سے یہ سلسلہ قائم کیا جائے۔

(۲) محلہ کی مسجد یا کسی اور مقام پر ہفتہ میں کم از کم ایک بار درس قرآن کا اہتمام کیا جائے۔

(۳) علماء یا ماہرین قرآنیات کو تقریر کرنے یا خطبہ و لکچر دینے کا جہاں کہیں بھی موقع ملے بہتر ہوگا کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں اپنے خیالات کے اظہار پر خصوصی توجہ دیں اور اگر کوئی موضوع متعین ہے تو سب سے پہلے اس سے متعلق قرآن کے نقطہ نظر کو واضح کریں۔

(۴) عصری جامعات کے مسلم اساتذہ (بالخصوص سماجی علوم سے تعلق رکھنے والے) اپنے اپنے مضامین پر لکچر دیتے وقت ان سے متعلق قرآن کے بنیادی افکار و تصورات کو طلبہ کے سامنے ضرور پیش کریں۔

(۵) روزمرہ زندگی میں لوگوں کے سامنے نئے مسائل پیش آتے رہتے ہیں بہت سے لوگ ان کے بارے میں شریعت کا نقطہ نظر جاننے کے خواہش مند رہتے ہیں اور اس کے لئے مقامی علماء و فقہاء سے رجوع بھی کرتے ہیں، بہتر ہوگا کہ ان مسائل کے بارے میں شریعت کا موقف واضح کرتے ہوئے علماء کرام سب سے

پہلے قرآن کے احکام بیان کریں اور اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے جس سے متعلق قرآن میں کوئی واضح حکم یا ہدایت موجود نہیں ہے تو کم از کم اس باب میں اسکے رہنما اصولوں کی ضرورت نشاندہی کریں۔

مختصر یہ کہ تحریر و تقریر، درس و تدریس، بحث و مباحثہ، وعظ و نصیحت، سیمینار و کانفرنس، مکالمت و مراسلت ہر ذریعہ سے قرآن کا پیغام عام کیا جائے، اسکی آواز گھر گھر پہنچائی جائے، اپنے گھر سے ابتدا کی جائے اور پھر پڑوس و محلہ میں اس کتاب مبین کی آواز بلند کرتے ہوئے دور دراز جہاں تک ممکن ہو اسے پھیلایا جائے اور لوگوں کو بار بار یہ حقیقت ذہن نشین کرائی جائے کہ فکری و عملی ہر طرح کی گمراہی و تاریکی سے نکال کر صراط مستقیم کی راہ دکھانے والی اور کامیابی و کامرانی کی شاہراہ تک پہنچانے والی کتاب اصلاً قرآن ہی ہے۔ یہ آیت کریمہ اسی حقیقت کی ترجمانی کر رہی ہے۔

(اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور ایک واضح کرنے والی کتاب آگئی۔ اس کے ذریعہ اللہ لوگوں کو جو اس کی خوشنودی کے طالب ہیں سلامتی کی راہیں دکھا رہے اور اپنی توفیق بخشی سے ان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لا رہا ہے اور صراط مستقیم کی طرف انکی رہنمائی کر رہا ہے)

”ولقد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین یهدی بہ من اتبع رضوانہ سبل السلام ویخرجہم من الظلمت الی النور باذنہ ویہدہم الی صراط مستقیم (المائدہ/۱۵-۱۶)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کی خدمت و علم قرآن کی اشاعت کی توفیق نصیب فرمائے، ہمارے قلب و جوارح میں قرآن کی تعلیم سرایت کر دے اور ہمیں اس حدیث شریف کا مصداق بنائے:

خیرکم من تعلم القرآن و علمہ (تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس

نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا)

طہر اسلام اصلاحی

(۲۵ جنوری ۲۰۰۲ء)